احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 30 جنوری 2010ء 14 صفر 1431 ہجری 30 صلح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 25

ہفتہ 30 جنوری 2010ء

تجارت کی کثرت

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

قیامت سے قبل خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا۔ اور تجارت کثرت سے ہو جائے گی یہاں تک کہ عورت بھی تجارت میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی۔

﴿مستدرك حاكم جلد4 صفحه 493 حديث نمبر:8378﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

116۔**نشان**۔ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میری زبان پر جاری ہوا۔**عبداللہ خان ڈیرہ اسمٰعیل خان** اور تفہیم ہوئی کہ اِس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا میں نے چند ہندوؤں کے پاس جو سلسلہ وحی کے جاری رہنے کے منکر ہیں اور سب کچھ وید پر ختم کر بیٹھے ہیں اس الہام الٰہی کو ذکر کیا اور میں نے بیان کیا کہ اگر آج یہ روپیہ نہ آیا تو میں حق پر نہیں ان میں سے ایک ہندو بشن داس نام قوم کا برہمن جو آج کل ایک جگہ کا پٹواری ہے بول اُٹھا کہ میں اِس بات کا امتحان کروں گا اور میں ڈاک خانہ میں جاؤں گا۔اُن دنوں میں قادیان میں ڈاک دوپہر کے بعد دو بجے آتی تھی وہ اُسی وقت ڈاکخانہ میں گیا اور نہایت حیرت زدہ ہو کر جواب لایا کہ درحقیقت عبداللہ خان نام ایک شخص نے جو ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اکسٹرا اسسٹنٹ ہے کچھ روپیہ بھیجا ہے اور وہ ہندو نہایت متعجب اور حیران ہو کر بار بار مجھ سے پوچھتا تھا کہ یہ امر آپ کو کس نے بتایا اور اُس کے چہرہ سے حیرانی اور مبہوت ہونے کے آثار ظاہر تھے۔تب میں نے اُس کو کہا کہ اُس نے بتایا جو پوشیدہ بھید جانتا ہے وہی خدا ہے جس کی ہم پرستش کرتے ہیں چونکہ ہندو لوگ اُس زندہ خدا سے محض ناواقف ہیں جو ہمیشہ اپنی قدرت اور (۔) پر سچائی کے نمونے ظاہر کرتا رہتا ہے اِس لئے عام طور پر ہندوؤں کی یہ عادت ہے کہ اوّل تو خدا تعالیٰ کے عجائب نشانوں سے انکار کرتے ہیں اور جب کوئی ایسا شخص اُن کو مل جائے کہ غیب کی پوشیدہ باتیں اُس کے ہاتھ سے ظاہر ہوں تب حیرت اور تعجب کے دریا میں ڈوب جاتے ہیں۔اِسی طرح لالہ شرم پت کا حال ہوا تھا جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں اُس کا بھائی بشمبر داس اور ایک اور شخص خوشحال نام کسی جُرم میں قید ہو گئے تھے اور شرمپت نے امتحان کے رو سے نہ کسی اعتقاد سے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اِس مقدمہ کا انجام کیا ہوگا اور دعا کی بھی درخواست کی تھی تب میں کئی دن اُس کے لئے دعا کرتا رہا آخر وہ خدا جو عالم الغیب ہے اُس نے رات کے وقت یہ پوشیدہ امر میرے پر کھول دیا کہ مقدمہ کا انجام یہ ہوگا کہ بشمبر داس کی نصف قید تخفیف کردی جائے گی جیسا کہ میں نے اپنی کشفی حالت میں دیکھا تھا کہ آدھی قید اُس کی خود میں نے اپنی قلم سے کاٹ دی ہے مگر میرے پر ظاہر کیا گیا کہ خوشحال کو پوری قید بھگتنی پڑے گی ایک دن بھی کاٹا نہیں جائے گا اور بشمبر داس کی نصف قید رہ جانا صرف دعا کے اثر سے ہوگا مگر دونوں میں سے کوئی بھی بَری نہیں ہوگا اور ضرور ہے کہ مثل ضلع میں واپس آوے اور انجام وہ ہو جو بیان کیا گیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب یہ سب باتیں پوری ہوگئیں تو شرمپت حیرت میں پڑا اور ہمارے خدا کی قدرتوں نے اس کو سخت حیران کر دیا اور اُس نے میری طرف رقعہ لکھا کہ یہ سب باتیں آپ کی نیک بختی کی وجہ سے پوری ہوگئیں۔افسوس کہ اُس نے پھر بھی (۔) کے نور سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا اور آجکل وہ آریہ ہے اور ہدایت تو ایک طرف مجھے تو ان لوگوں پر اتنی بھی اُمید نہیں کہ وہ سچی گواہی دے سکیں اگرچہ بظاہر یہی لاف وگزاف ہے کہ سچائی کی حمایت کرنی چاہئے مگر اس پر عمل نہیں ہاں میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسے گواہ یعنی شرمپت کو حلف دی جائے اور حلف میں جھوٹ کی حالت میں اولاد پر اثر پڑنے کا اقرار کرایا جائے تو پھر ضرور سچ بول دے گا۔میری کئی پیشگوئیوں کی گواہیاں اس کے پاس ہیں ممکن ہے کہ پیچھا چُھڑانے کے لئے یہ کہہ دے کہ مجھے یاد نہیں مگر حلف ایک ایسی چیز ہے کہ ضرور اس سے یاد آ جائے گا۔اور اگر جھوٹ بولے گا تو یقیناً یاد رکھو کہ میرا خدا اُسے سزا دے گا اور یہ بھی ایک نشان ظاہر ہوگا وہ کھلے کھلے نو نشانوں کا گواہ ہے۔

میں خدائے قادر کا شکر کرتا ہوں کہ میرے نشانوں کے صرف (۔) ہی گواہ نہیں بلکہ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں وہ سب میرے نشانوں کی گواہ ہیں۔............

﴿حقيقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22ص 275﴾

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2010ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 12 تا 18 فروری 2010ء منایا جارہا ہے۔تمام امراء، صدران وسیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔"ہفتہ قرآن" کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہرفردِ جماعت روزانہ کم ازکم دو رکوع تلاوت کرکے ترجمہ بھی پڑھے ۔مؤرخہ 12 فروری 2010ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل و برکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کرکے احبابِ جماعت کا جائزہ لیں کہ ہرفرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کرکے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں ۔نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

دورانِ ہفتہ فضائلِ قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

﴿باقی صفحہ 11 پر﴾

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

5 فروری 2010ء

5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-50 am	یسرنا القرآن
6-15 am	سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
6-50 am	لقاءمع العرب
7-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں۔خبرنامہ
8-30 am	تاریخی حقائق
9-05 am	ترجمۃ القرآن
10-10 am	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائٹ اورسائنس اینڈ میڈیسن ریویو
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	فرنچ سروس
1-30 am	سرائیکی سروس
2-25 pm	سوال وجواب
3-25 pm	انڈونیشین سروس
4-25 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-05 pm	تلاوت، ان سائٹ اینڈ میڈیسن اینڈ ریویو
6-00 pm	خطبہ جمعہ براہ راست
7-10 pm	درس حدیث
7-20 pm	بنگلہ پروگرام
8-15 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
10-20 pm	جلسہ سالانہ غانا 2004ء
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	براہ راست عربی سروس

6 فروری 2010ء

1-30 m	ان سائٹ، سائنس اینڈ ریویو
2-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
3-20 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-00 am	سوال وجواب
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت، درس حدیث، بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am	لقاءمع العرب
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2004ء
1-10 pm	سوال وجواب
2-10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	فرنچ سروس
5-05 pm	تلاوت
5-20 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	براہ راست انتخاب سخن
6-45 pm	بنگلہ سروس
7-50 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	راہ ھدیٰ
10-40 pm	یسرنا القرآن
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	براہ راست عربی سروس

7 فروری 2010ء

1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	بستان وقف نو
3-15 am	راہ ھدیٰ
4-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
5-50 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
6-15 am	یسرنا القرآن
6-35 am	تلاوت
6-50 am	لقاءمع العرب
8-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
9-30 am	فیتھ میٹرز
10-30 am	آئل پینٹنگ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث
11-30 am	گلشن وقف نو
12-30 pm	فیتھ میٹرز
1-40 pm	دی کیسا لوما
2-10 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سپینش سروس
5-05 pm	تلاوت، درس حدیث
5-35 pm	یسرنا القرآن
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
6-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
8-00 pm	چلڈرن کلاس حضور انور کے ساتھ
9-05 pm	خبرنامہ
9-20 pm	فیتھ میٹرز
10-25 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	براہ راست عربی سروس

8 فروری 2010ء

1-35 am	دی کیسا لوما
2-05 am	حضور انور کے ساتھ چلڈرن کلاس
3-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
4-10 am	کامیاب کہانیاں
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-25 am	تلاوت
5-40 am	یسرنا القرآن
6-00 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-40 am	لقاءمع العرب
7-50 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2010ء
9-20 am	سوال وجواب
10-10 am	کامیاب کہانیاں
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، بین الاقوامی خبریں
12-00 pm	بستان وقف نو
1-10 pm	فرنچ کلاس
1-30 pm	خلافت جوبلی کوئیز
2-00 pm	ملاقات پروگرام
3-00 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 pm	تلاوت، بین الاقوامی جماعتی خبریں
5-50 pm	چلڈرن کلاس
6-55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2009ء
7-50 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	راہ ھدیٰ Live
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm	درس حدیث
11-30 pm	عربی سروس

مکرم اے ایچ ناصر احمد صاحب نیشنل صدر جماعت سری لنکا

جماعت احمدیہ سری لنکا کا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جلسہ سالانہ سری لنکا مورخہ یکم نومبر 2009ء کو کامیابی سے منعقد ہوا ۔جلسہ کی کارروائی نماز تہجد سے شروع ہوئی اور شام پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی۔صبح ٹھیک 9 بجے مکرم مولانا محمد ایوب صاحب نمائندہ مرکزی نے لوائے احمدیت اور خاکسار نے قومی پرچم لہرایا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید مع تامل ترجمہ سے ہوا۔بعدازاں اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔نظم خوانی کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی جس میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس سے استفادہ سے احباب کو آگاہ کیا۔بعدازاں مکرم مولانا محمد ایوب صاحب نمائندہ مرکزی نے نظام وصیت کے موضوع پر تقریر کی۔طلباء جامعہ احمدیہ سری لنکا کے عربی قصیدہ کے بعد مکرم مولوی مشتاق احمد صاحب، مکرم توفیق احمد صاحب، مکرم مولوی رضوان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ سری لنکا اور مکرم ایس نظام خان صدر جماعت احمدیہ کولمبو نے علی الترتیب حضرت محمد مصطفی ﷺ اور قیام توحید، ظہور امام مہدی، سیرت صحابہؓ اور ’خلافت‘ موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل کے عناوین پر تقریریں کیں۔اس دوران مکرم ظہیر احمد صاحب ۔مکرم عصمت احمد صاحب اور مکرم اے ایچ کے نعیم احمد صاحب نے ترانہ پیش کیا۔

دوسرا اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے دوپہر تلاوت قرآن مجید اور نظم سے شروع ہو۔اس کے بعد زیرعناوین عرفان ختم نبوت اور اطاعت نظام پر مکرم مولوی مناف جان صاحب مربی سلسلہ نگمبو اور مکرم مولوی ایم آر محمد امیر صاحب مربی سلسلہ کولومبو نے تقریریں کیں۔بعدازاں مکرم انتصار احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے زریں نصائح پڑھ کر سنائے۔اس دوران مکرم ماسٹر جلال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔

آخر پر مکرم مولانا محمد ایوب صاحب نے ’موجودہ معاشرہ میں دینی اقدار کا تحفظ‘ کے عنوان پر تقریر کی۔مکرم عزیز احمد صاحب نائب افسر جلسہ گاہ نے شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔اس جلسہ میں سری لنکا کی جماعتوں سے 1200 کے قریب احباب ومستورات نے شرکت کی۔پانچ افراد پر مشتمل ایک فیملی کو بیعت کرنے کی توفیق بھی ملی ۔اسی طرح 14 افراد کو وصیت فارم پر کرکے نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت سری لنکا کا یہ جلسہ بابرکت فرمائے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 دسمبر 2009ء)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

نماز باجماعت کی اہمیت و ضرورت

روز محشر کہ جاں گداز بود — اولین پُرسش نماز بود
خدا پوچھے گا جب ہم سے نمازوں سے شروع ہوگا — نمازیں فرض ہیں سن لو انہیں چھوڑا نہیں کرتے
گر سجدوں میں اور مانگو وہ سب کچھ دینے والا ہے — بہت نادان ہیں سجدوں میں جو رویا نہیں کرتے

قیام نماز کے معانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مومنوں کے اوصاف اور قیام صلوٰۃ کے معانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

پس یقیمون الصلوٰۃ کے معنے ہوں گے (1) نماز کو باجماعت ادا کرتے ہیں۔ (2) نماز کو اس کی شرائط کے مطابق اور اس کے اوقات میں صحیح طور پر ادا کرتے ہیں۔ (3) لوگوں کو نماز کی تلقین کرکے (بیوت الذکر) کو بارونق بناتے ہیں۔ (4) نماز کی محبت اور خواہش لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں۔ (5) نماز پر دوام اختیار کرتے ہیں اور اس پر پابندی اختیار کرتے ہیں۔ (6) نماز کو قائم رکھتے ہیں یعنی گرنے سے بچاتے رہتے اور اس کی حفاظت میں لگے رہتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص 99,98)

اللہ جل شانہ اپنی پیاری کلام قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

نماز قائم کرو، یقیناً نماز مومنوں پر ایک مقررہ وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء:104)

آنکھ کی ٹھنڈک، دل کا قرار

سردار دو جہاں نبی آخر الزمان ﷺ نے جہاں اپنی آنکھ کی ٹھنڈک نماز کو قرار دیا اور اسے مومن کی معراج فرمایا ہے وہاں نماز باجماعت کی تاکیداً نصیحت فرمائی اور نابینا صحابیؓ کو بھی نماز باجماعت کی رخصت نہیں دی جس کے کان میں اذان کی آواز سنائی دیتی تھی رسول کریم ﷺ مرض الموت میں سہارا لے کر بھی نماز باجماعت کے لئے تشریف لاتے رہے۔

سب کو باجماعت نماز کا عادی بنایا جائے

نماز باجماعت ایک ایسی خاص عبادت ہے جس میں کسی کو رعایت نہیں دی گئی اور سب کو ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''قرآن کریم میں یؤدون الصلوٰۃ کہیں نہیں فرمایا، یصلون الصلوٰۃ نہیں کہا بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے اور اقامت کے معنی باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ گویا صرف نماز ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے اور اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے۔ (دین) میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو۔ پھر خود بھی نماز قائم کرلینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہئے۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہئے۔ بعض لوگ خود تو نماز کے پابند ہوتے ہیں لیکن بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اگر ان میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے''۔

(انوار العلوم جلد 16 ص 298)

نماز ایک سوال ہے

مانگنے سے سب کچھ مل جاتا ہے پھر ایسا عطا کرنے والا جس نے خود اعلان کیا ہو کہ میرا خاص دربار پانچ بار کھلے گا اور خزائن تقسیم کئے جائیں خوش قسمت مزید سوال کریں گے انہیں بڑھا چڑھا کر عطا ہوگا جو دربار خاص اوقات میں سستی کریں گے وہ نعماء سے محروم ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے کہ...... ویل ہے ان نمازیوں کے واسطے جو کہ اپنی نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے درد اور رقت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور میں کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصال ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہوسکتا۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں۔ حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کرلو۔ ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔ نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔

(ملفوظات جلد ششم ص 370)

نماز کا ترجمہ سیکھنا ضروری ہے

اگر انسان نماز کا مطلب و ترجمہ جانتا ہوگا تو اسے نماز میں لذت، سرور اور توجہ قائم رہے گی۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

...... نماز کا ترجمہ سیکھو اور سمجھ کر پڑھو تا کہ نفع حاصل ہو۔ یہ کوئی مشکل امر نہیں بلکہ بالکل آسان ہے۔ وہ لوگ جو نماز کا ترجمہ نہیں سیکھتے کیا انہیں خیال نہیں آتا کہ اگر کوئی شخص کسی جگہ کا راستہ پوچھے اور اسے انگریزی میں بتا دیا جائے حالانکہ وہ انگریزی کا ایک لفظ بھی نہ سمجھتا ہو تو وہ منزل مقصود تک پہنچ جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح وہ شخص جس کے لئے موقع ہے کہ نماز کا ترجمہ اور معنی پڑھے۔ مگر وہ نہیں پڑھتا۔ وہ بھی نماز کے ذریعہ اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جہاں نماز پہنچاتی ہے۔ پس تم نماز باجماعت پڑھو اور پانچوں وقت پڑھو سوائے اس وقت کے جو دفتر میں آجائے یا جہاں جماعت کا انتظام نہ ہوسکتا ہو اور سمجھ کر پڑھو تا کہ اس کا تمہیں فائدہ ہو۔ دفتر کا عذر بھی ظہر اور عصر کی نماز کے متعلق ہوسکتا ہے باقی نمازوں کے لئے نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر تم ان اوقات میں باجماعت نماز پڑھو گے تو خدا تعالیٰ ایسا تغیر کردے گا کہ تمہارے افسر (احمدی) ہو جائیں گے اور وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھا کریں گے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اوقات جن میں تم باجماعت نماز پڑھ سکتے ہو ان میں بھی نہ پڑھو۔ اگر تم ان اوقات میں بھی نماز باجماعت نہیں پڑھتے تو دوسرے اوقات کے لئے خدا تعالیٰ کو کس طرح غیرت آئے کہ تمہارے لئے کوئی سامان کردے؟

(انوار العلوم جلد 5 ص 448,447)

نماز وہ پڑھتا ہے جس کو خدا تعالیٰ پڑھاوے

نماز عاشق و معشوق کے مابین راز و نیاز کا نام ہے پیارے ہی ایک دوسرے کی مجلس سے لطف اٹھاتے ہیں خدا تعالیٰ سے نماز پڑھنے کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

......اس میں شک نہیں کہ نماز میں برکات ہیں مگر وہ برکات ہر ایک کو نہیں مل سکتے نماز بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نماز پڑھاوے ورنہ وہ نماز نہیں نرا پوست ہے جو پڑھنے والے کے ہاتھ میں ہے اس کو مغز سے کچھ واسطہ اور تعلق ہی نہیں اسی طرح کلمہ بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کلمہ پڑھواوے جب تک نماز اور کلمہ پڑھنے میں آسمانی چشمہ سے گھونٹ نہ ملے تو کیا فائدہ؟ وہ نماز جس میں حلاوت اور ذوق ہو اور خالق سے سچا تعلق قائم ہو کر پوری نیازمندی اور خشوع کا نمونہ ہو اس کے ساتھ ہی ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کو پڑھنے والا فوراً محسوس کرلیتا ہے کہ اب وہ وہ نہیں رہا جو چند سال پہلے تھا۔

(تفسیر سورۃ البقرہ ص 55 از حضرت مسیح موعود)

باجماعت نماز کی اہمیت

کچھ لوگ بیت الذکر یا سنٹر میں نماز باجماعت کے انتظام ہونے کے باوجود اپنے گھر میں الگ سے نماز پڑھ لیتے ہیں اور اپنے خیال میں نمازی ہوتے ہیں ایسے افراد کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر...... بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب ...... کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ...... نے انہیں بھلا دیا قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے ...... کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص 106,105)

اپنی اولاد کے قاتل نہ بنیں

دنیاوی لحاظ سے اولاد کو تعلیم ہنر و تہذیب نہ دی جائے تو ایسے والدین کو دنیاوی لحاظ سے اولاد کا قاتل کہا جاتا ہے۔ ایسی اولاد ساری عمر والدین کو کوستی رہتی ہے۔ اسی طرح روحانیت کا حال ہے جو اولاد کو روحانیت کی تعلیم نہیں دیتے وہ ان کی روحانی صلاحیت تج کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں ہے......نماز کو سنوار کر پڑھنے والا اور ان شرائط کو ملحوظ رکھنے والا جو اللہ تعالیٰ نے ادائے نماز کے لئے مقرر فرمائی ہیں اپنے اندر فوراً ایک تبدیلی پاتا ہے اور زیادہ دن نہیں گزرتے کہ اس کے اندر ایک خاص ملکہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اسے بدیوں کی شناخت ہو جاتی ہے اور پوشیدہ در پوشیدہ بدیوں پر اسے اطلاع دی جاتی

ہے اور مخفی درمخفی گناہوں کا علم جو دوسروں کو نہیں ہوتا اسے دیا جاتا ہے اور ملائکہ اسے ہر موقعہ پر ہوشیار کر دیتے ہیں کہ دیکھنا یہ گناہ ہے ہوشیار ہو جانا اور اسے شیطان کے مقابلہ کی مقدرت عطا ہوتی ہے کیونکہ نمازی اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں رکھتا بلکہ اپنے بندہ کو اس کے اعمال کا اعلیٰ سے اعلیٰ بدلہ دیتا ہے۔ جب نماز میں کمال تذلل اور خشوع اور خضوع کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں گر جاتا ہے اور وہ تمام تذلل کے طریق جن کو کسی ملک کے باشندوں نے اظہار عبودیت کے لئے تجویز کیا ہے استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا ہے اور جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے خدا تعالیٰ ملائکہ کو فرماتا ہے کہ دیکھو میرے اس بندہ نے میری پاکیزگی کا اقرار کیا ہے تم اسے پاک کردو اور اس نے میری حمد کی ہے تم اس کی حمد کو دنیا میں پھیلاؤ اور اس نے میرے حضور میں کمال تذلل اور انکسار کا اظہار کیا ہے تم اس کو عزت ورفعت دو‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 653,652)

تارک نماز کے لئے خطرہ

کچھ لوگ اس بات کو معمولی خیال کرتے ہیں کہ عمر میں کبھی کبھار ایک آدھ نماز رہ گئی تو کچھ فرق نہ پڑے گا مگر ایسا نہیں نماز تو انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی معاف نہ تھی انہیں بھی رعایت نہ ملی بلکہ مداومت کا حکم دیا گیا اور انہوں نے اس پر سختی سے عمل کیا۔ نماز میں سستی کرنے والوں کے بارے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ہے۔

’’میرے نزدیک جو شخص سال میں ایک نماز بھی چھوڑتا ہے اس کا وہ تارک ہے بلکہ پندرہ سال میں بھی اگر ایک دفعہ نماز چھوڑی ہے تو وہ تارک ہے کیونکہ نماز میں ایک ایسا لطف اور سرور ہے کہ اس کی وجہ سے وہ کبھی نماز نہیں چھوڑ سکتا جب سے کہ وہ ایک دفعہ توبہ کر لیتا ہے پھر اس کے بعد اگر ایک بھی نماز چھوڑتا ہے تو وہ تارک کہلائے گا۔ نماز جو ہے وہ پہلا قدم عبودیت کا ہے جو شخص کبھی کبھی نماز چھوڑتا ہے وہ یہودیوں اور ضالین میں شمار ہوگا۔ پس جن سے خطاب ہوا ہے وہ سنبھل جائیں اور اپنے ایمان کی فکر کریں۔ جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے کوئی ضرور ایسا حادثہ اسے پیش آئے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح بے ایمان ہو کر مرے گا۔ کیا ساری عمر تم قربانیاں کر کے پھر مرتے وقت بے ایمان ہو کر دنیا سے جاؤ گے؟ پس نماز کو چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں۔ عام طور پر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہ رسم کے طور پر جنبہ داری کے طور پر دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں‘‘۔ (الفضل مورخہ 28 ستمبر 1923ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری اولادوں اور ہمارے دوستوں کو پانچ وقت باجماعت نماز کا عادی بنائے اور ہماری کمزوریوں سے پردہ پوشی فرمائے۔ آمین

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

دمدار ستارے اور شہاب ثاقب

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے اور پھر دن رات اور چاند، سورج، ستارے بھی۔ یہ جو دن رات کا سلسلہ ہے اس کا تعلق سورج سے ہے۔ یہ رات اور دن یہ سورج یہ چاند ستارے وغیرہ انسانی زندگی پر کسی نہ کسی طرح اثر انداز ہو رہے ہیں اگر یہ نہ ہوں تو انسانی زندگی مفلوج ہو کر رہ جائے۔ انسانی زندگی کیا بلکہ حیوانی زندگی اور نباتاتی زندگی بھی۔ علاوہ ازیں یہ راستہ کی راہنمائی کا موجب بھی ہیں۔ پس یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ ہر زندگی کے لئے۔ انسان جب اس زندگی پر غور کرتا ہے تو لامحالہ اس کا ذہن ایک خالق و مالک اور کارساز خدا کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور وہ اس کی تحمید و تقدیس میں لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے آگے سربسجود ہو جاتا ہے اور کہتا ہے۔ خدایا یہ جو چیزیں آپ نے پیدا کی ہیں یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیں۔ تو کتنا عظیم خدا ہے جس کے سامنے ہمیشہ بنی نوع انسان کا فائدہ ہی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا اور ایمان لائے۔ پس اے خدا ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ تو ہی اس قابل ہے کہ ایمان لایا جائے۔

سورج، چاند، ستاروں میں سے ایک دمدار ستارہ بھی ہے جو کبھی کبھی طلوع ہوتا ہے اور جس کا ذکر کرنا یہاں مقصود ہے۔

خاکسار پانچویں جماعت کا طالب علم تھا اس وقت نیا نیا پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ اس وقت دمدار ستارہ طلوع ہوا تھا۔ ہم طالب علموں کا ایک گروپ تھا جو اکٹھے سکول جاتا تھا۔ سکول ہمارے گاؤں سے تقریباً 3 کلومیٹر دور تھا۔ ہم لڑکے ایک دوسرے سے سوال کرتے تھے کہ یہ دمدار ستارہ کیوں طلوع ہوتا ہے۔ ہم میں سے ایک لڑکا عمر میں بھی بڑا تھا کہنے لگا کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ سنا تھا کہ جب امام مہدی آئے گا تب یہ ستارہ طلوع ہوگا۔ خاکسار نے اس پر جو تحقیق کی اور جو میری راہنمائی کا باعث بنی وہ ہدیہ قارئین ازدیاد علم کے طور پر کی جاتی ہے۔ کیونکہ جب بھی یہ ستارہ طلوع ہوتا ہے وہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

نئی روشنی کے محقق شہب ثاقبہ کی نسبت یہ رائے دیتے ہیں کہ وہ درحقیقت لوہے اور کوئلے سے بنے ہوئے ہوتے ہیں جن کا وزن زیادہ سے زیادہ چند پونڈ ہوتا ہے اور دمدار ستاروں کی مانند غول کے غول لمبے بیضوی دائرے بناتے ہوئے سورج کے اردگرد جو میں پھرتے ہیں۔ ان کی روشنی کی وجہ درحقیقت وہ حرارت ہے جو ان کی تیزی رفتار سے پیدا ہوتی ہے اور دمدار ستاروں کی نسبت ان کا بیان ہے کہ بعض ان میں سے کئی ہزار سال رہتے ہیں اور آخر ٹوٹ کر شہاب بن جاتے ہیں‘‘۔ (ص 116,115)

حضور اپنی اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

شرح اشارات میں جہاں کائنات الجوّ کے اسباب اور علل لکھے ہیں صرف اسی قدر حدوث شہب کا سبب لکھا ہے کہ جب دخان حیز نار میں پہنچتا ہے اور اس میں کچھ دہنیت اور لطافت ہوتی ہے تو بباعث آگ کی تاثیر کے یک دفعہ بھڑک اٹھتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھڑکنے کے ساتھ ہی بجھ گیا۔ مگر اصل میں وہ بجھتا نہیں۔ بات یہ ہے کہ دخان کی دونوں طرفوں میں سے پہلے ایک طرف بھڑک اٹھتی ہے جو اوپر کی طرف ہے پھر وہ اشتعال دوسری طرف میں جاتا ہے اور اس حرکت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس اشتعال کا ایک خط ممتد ہے اور اس کا نام شہاب ہے جو دخان کے خط ممتد میں طرف اسفل کے قریب پیدا ہوتا ہے اور پھر اجزاء ارضیہ اس دخان کی آتش خالص کی طرف مستحیل ہو جاتی ہے تو بوجہ پیدا ہو جانے بساطت کے وہ عنصر نار نظر نہیں آتا اور دیکھنے والے کو یہ گمان گزرتا ہے کہ گویا وہ بجھ گیا ہے حالانکہ دراصل وہ بجھا نہیں ہے اور یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب دخان لطیف ہو لیکن اگر غلیظ ہو تو اشتعال اس آگ کا کئی دنوں اور برسوں تک رہتا ہے اور طرح طرح کی شکلوں میں وہ روشنی جو ستارہ کے رنگ پر ہے آسمان کے جو میں نظر آتی ہے۔ کبھی ایسا دکھائی دیتا ہے کہ گویا دمدار ستارہ ہے اور کبھی وہ دم زلف کی شکل پر نظر آتی ہے۔ کبھی وہ ناری ہیکل نیزہ کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اور کبھی ایک حیوان کی طرح جو کوئی سینگ رکھتا ہے اور کبھی یہ ناری ہیکل بصور مختلفہ ایک برس تک یا کئی برسوں تک دکھائی دیتی ہے اور کبھی یہ ناری ہیکل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر شہب ثاقبہ کی صورت میں آ جاتی ہے‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 113,112)

آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

’’تیسرا نشان۔ ذوالسنین (دمدار ستارہ) ستارہ کا نکلنا ہے جس کا طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا اور مدت ہوئی وہ طلوع ہو چکا ہے اسی کو دیکھ کر عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آ گیا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 205)

نیز اپنی کتاب چشمہ معرفت میں آپ نے تحریر فرمایا:

’’نواب صدیق حسن خاں صاحب حجج الکرامہ میں اور مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے ظہور کے وقت میں نمودار ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا‘‘۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 330)

قرآن مجید میں ذکر

جب ستارے گرتے ہیں تو عوام الناس فطرتی طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی نہ کوئی انقلاب آنے والا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

’’یعنی قسم ہے ستارہ کی جب وہ گرے یا طلوع کرے۔ تمہارا صاحب (محمد رسول اللہ ﷺ) بے راہ نہیں ہوا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ستارہ کے گرنے کو شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے کہ یہ کام بھی خدائے ذوالجلال کی طرف سے ہے نہ کہ کسی انسان کی طرف سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے جو کہ فرشتوں کے ذریعہ سے انجام پاتا ہے۔ جس طرح بارش کا برسنا اور ہواؤں کا چلنا وغیرہ۔

سورۃ جن میں بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور یقیناً وہ بھی یقین رکھتے تھے جس طرح تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کرے گا اور ہم نے آسمان کو چھوا (یعنی آسمانی علوم حاصل کرنے کی کوشش کی) مگر ہم نے اس کو مضبوط پہرہ داروں اور شہاب ثاقب سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ ہم بیٹھا کرتے تھے اس کی خاص جگہوں میں آسمانی باتیں سننے کے لئے لیکن اب جو شخص سننے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک شعلے مارتا ہوا ستارہ دیکھے گا جو اس کی گھات میں ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ شہب ثاقب کا واقعہ محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا بین ثبوت ہے اور آپ کی بعثت کے وقت بھی یہ واقعہ ظہور میں آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ جبکہ اس کی تائید میں کثرت سے احادیث بھی پائی جاتی ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے۔

’’آنحضرت ﷺ کے وقت جب کثرت سے شہب گرے تو اہل طائف بہت ہی ڈر گئے اور کہنے لگے کہ شاید آسمان کے لوگوں میں تہلکہ پڑ گیا۔ تب ایک نے ان میں سے کہا کہ ستاروں کی قرارگاہوں کو دیکھو اگر وہ اپنے محل اور موقعہ سے ٹل گئے ہیں تو آسمان کے لوگوں پر کوئی تباہی آئی ورنہ یہ نشان جو آسمان پر ظاہر ہوا ہے ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہے۔ (وہ لوگ شرارت کے طور پر آنحضرت ﷺ کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے)

(آئینہ کمالات اسلام ص 106,105)

غرض عرب کے لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ جب کوئی نبی دنیا میں آتا ہے یا کوئی اور عظیم الشان آدمی

پیدا ہوتا ہے تو کثرت سے تارے ٹوٹتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے قسم کے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے تا کہ ان کو اس سچائی کی طرف توجہ پیدا ہو کہ یہ کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کسی انسان کی طرف سے نہیں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں شہاب ثاقب کا ظہور

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت بھی شہب ثاقب کثرت سے گرے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

’’چنانچہ منجملہ ان کے ایک یہ کہ 28 نومبر 1885ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو 28 نومبر 1885ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کرسکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ ...... سو اس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی۔ یہ شہب ثاقبہ کا تماشہ جو 28 نومبر 1885ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔ پھر فرماتے ہیں:۔

لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔

(حاشیہ آئینہ کمالات اسلام ص 111,110)

پھر فرماتے ہیں:۔

’’اور پھر اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیح موعود کے ظہور کے وقت نکلا تھا۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ ستارہ بھی تیری صداقت کے لئے ایک دوسرا نشان ہے‘‘۔

(حاشیہ ص 111)

اگر سوال پیدا ہو کہ شہب کا گرنا کسی نبی یا ملہم یا محدث کے مبعوث ہونے پر دلیل ہے تو پھر کیا وجہ ہے اکثر شہاب گرتے ہیں۔ مگر ان کے گرنے سے کوئی نبی یا محدث دنیا میں نزول فرما نہیں ہوتا۔ اس سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اس کا جواب یہ ہے کہ حکم کثرت پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ جس زمانہ میں یہ واقعات کثرت سے ہوں اور خارق عادت طور پر ان کی کثرت پائی جائے تو کوئی مرد خدا دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق اللہ کے لئے آتا ہے۔ کبھی یہ واقعات ارہاص کے طور پر اس کے وجود سے چند سال پہلے ظہور میں آجاتے ہیں اور کبھی عین ظہور کے وقت جلوہ نما ہوتے ہیں اور کبھی اس کی کسی اعلیٰ فتحیابی کے وقت یہ خوشی کی روشنی آسمان پر ہوتی ہے‘‘۔ (ص 108,107)

پھر فرمایا:۔

’’اس بات کے ماننے کے لئے ذرہ بھی استبعاد باقی نہیں رہتا کہ کثرت شہب وغیرہ روحانی طور پر ضرور خدا تعالیٰ کے اس روحانی انتظام کے تجدد اور حدوث پر دلالت کرتے ہیں جو الٰہی دین کی تقویت کے لئے ابتداء سے چلا آتا ہے۔ خاص کر اس بات کو ذہن میں خوب یاد رکھا جائے کہ کثرت سقوط شہب وغیرہ صرف اسی امر سے براہ راست مخصوص نہیں کہ کوئی نبی یا وارث نبی اصلاح دین کے لئے پیدا ہو بلکہ اس کے ضمن میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اس نبی یا وارث اور قائم مقام نبی کے ارہاصات پر بھی کثرت شہب ہوتی ہے بلکہ اس کی نمایاں فتوحات پر بھی کثرت سقوط شہب ہوتی ہے کیونکہ اس وقت رحمان کا لشکر شیطان کے لشکر پر کامل فتح پالیتا ہے‘‘۔

(ص 121,120)

اس ضمن میں بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ فتح کا وقت جلد قریب سے قریب تر لائے تا دنیا دین حق کے نور سے منور ہو جائے اور باطل اپنی تمام تاریخی کے ساتھ بھاگ جائے۔

اس شاندار فتح کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

’’تیسری عالمگیر تباہی کی انتہاء (دین حق) کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ دین حق دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں (دین حق) قبول کریں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف (دین حق) ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے‘‘۔

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ ص 10)

پھر آپ نے افریقہ میں ہی فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے اس عظیم روحانی فرزند سے جو وعدہ کیا ہے۔ اس کے پورا ہونے کے آثار ہمیں نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اگلے بیس پچیس سال (دین حق) کی نشاۃ ثانیہ اور کامیابی کے لئے بڑے اہم ہیں۔ مشرکوں، بدمذہبوں اور مخالفوں نے حضور کی آواز کو جو ایک تنہا آواز تھی دبانے کے لئے ساری طاقت ایک جگہ جمع کردی۔ ان کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ (دین حق) کا حسین چہرہ اب ساری دنیا میں ہمیں نظر آرہا ہے۔ ہر نیا دن جو احمدیت پر طلوع ہوتا ہے۔ احمدیت کو پہلے کی طرح زیادہ طاقتور پاتا ہے۔ اشتراکیت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ دنیا سے (دین حق) کو مٹا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کشفی نظارہ دکھایا کہ روس میں کثرت سے (دین حق) پھیل جائے گا۔ ساری دنیا میں جہاں اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے اور دہریہ بن گئے تھے۔ احمدیت انہیں کھینچ کھینچ کر واپس لا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ آپ دعا اور تدبیر سے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی برکتوں کے وارث بنیں‘‘۔

(روزنامہ الفضل 24 جون 1970ء)

حضور نے مغربی افریقہ میں ہی حضرت بلال کی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ پر ایک عظیم دن طلوع ہوا ہے۔ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری

مکرم حمید المحامد صاحب کی یاد میں

آپ ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیان کا ماحول دیکھا ہوا تھا۔ نامور بزرگان کی صحبت میں رہے۔ جس کی وجہ سے اوائل عمر سے ہی آپ کو دینی خدمات کا موقع ملا۔ دوران سروس مجلس خدام الاحمدیہ سید پوری گیٹ راولپنڈی نے جس سال علم انعامی حاصل کیا اس میں آپ بھی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد میں جنرل سیکرٹری، صدر حلقہ ہمک سیکرٹری تعلیم القرآن اور وفات کے وقت قاضی کے عہدہ پر فائز تھے۔ خاکسار سالہا سال سے سیکرٹری عاملہ کے طور پر خدمات بجا لا رہا ہے۔ جب بھی ان کو میٹنگ کی اطلاع دی جاتی۔ تو ضرور حاضر ہوتے۔ ورنہ پیشگی معذرت کر لیتے۔ وقت کے بڑے پابند تھے اور ہر کام وقت پر کرنے کے عادی تھے۔ ان کا ہینڈ رائٹنگ اردو اور انگلش میں کافی دلکش تھا اور ہر لفظ موتی کی طرح پرویا ہوتا تھا اور دستخط بھی نہایت عمدہ طریقے سے کرتے تھے۔ بروقت مرکز کو رپورٹس ارسال کرنا اور بطور قاضی ان کے فیصلے قابل تقلید ہیں۔ ان کو یاددہانی کے لئے کبھی ضرورت نہیں پڑی۔

میرے ساتھ ان کا سلوک نہایت مشفقانہ اور دوستانہ تھا اور اپنی زندگی کے حالات جو عسر اور یسر میں گزارے سناتے تھے۔ آپ نے اپنے بچوں کی تربیت بھی احسن طور پر کی۔ چھوٹا بیٹا اکثر جماعتی اجتماعات میں تلاوت اور نظم میں حصہ لیتا رہا ہے۔ اور بڑا بیٹا نوید اس وقت جماعت میں سیکرٹری جائیداد کے عہدہ پر خدمات بجا لا رہا ہے۔ تربیت کے سلسلے میں ایک واقعہ لکھتا ہوں۔ جو مجھے کسی نے محفل میں سنایا۔ کہ بچپن میں نوید اپنے والد کے دفتر گیا۔ تو غیر ارادی طور پر ایک ربڑ گھر لے آیا اور استعمال کرنے لگا۔ باپ نے جب دیکھا کہ دفتر کی چیز استعمال ہو رہی ہے۔ تو سرزنش کی اور حکم دیا کہ اگلے دن دفتر میں واپس کر کے آؤ۔ چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور بچے کو یہ سبق ملا۔ کہ آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی۔ آج کتنے والدین ہیں۔ جو بچوں کی صحیح معنوں میں تربیت کرتے ہوں۔ بلکہ بعض والدین تو چشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور اپنے بچوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالتے ہیں۔

مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کر چکے تھے اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کی اولاد میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ان کی ایک بیٹی امریکہ میں رہتی ہیں۔ ان کے آنے پر مورخہ 21/اکتوبر 2009ء کو 9 بجے ان کی نماز جنازہ بیت الذکر اسلام آباد میں ادا کی گئی اور بوجہ موصی ان کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں عصر کے وقت مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔ آپ صاحبزادہ صاحب کے کلاس فیلو بھی تھے۔ خاکسار کو بھی جنازہ میں ساتھ جانے کی توفیق ملی اور جماعت اسلام آباد کی نمائندگی کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 نومبر 2009ء کو لندن میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم ادبی حلقوں میں بھی جانی پہچانی شخصیت تھے۔ اردو نثر نگاری میں ان کے انشائیے مختلف انگلش اور اردو اخبارات میں چھپتے رہے ہیں۔ جو بعد میں کئی جلدوں میں کتابی صورتوں میں شائع ہوئے۔ ایک دیوان دشت طلب کے عنوان سے 1995ء میں چھپا جو اپنے پوتے صباح النصر کے نام انتساب کیا اور لکھا کہ میری عملی زندگی کا اختتام سفر اس کے آغاز سفر سے ہو رہا ہے۔ ان کی نظمیں اور غزلیں جماعتی اخبارات اور رسائل میں چھپتی رہی ہیں۔ حامد برگی کے نام سے اشعار لکھتے تھے اور روشن ضمیر قلمی نام سے اخبارات میں لکھتے رہتے تھے۔ جماعت کے لئے ایک ننگی تلوار تھے۔ مخالفین کے غلط الزامات کے جوابات اخباروں اور رسالوں میں بھجواتے۔ دوران سرکاری ملازمت بھی ان کا ریکارڈ نہایت شاندار رہا اور افسران اور ماتحت عملہ ان کی دیانت پر فخر کرتا تھا۔ جھوٹ سے نفرت تھی اور ہر بات حقائق پر مبنی ہوتی تھی۔ جو غلط بات کہتا۔ اس کے منہ پر ہی اس کی تصحیح کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت

از افاضات حضرت مصلح موعود

سود اور منافع کی زیادتی کے نقصانات

''اگر غور کیا جائے تو اس نقص کے باعث کہ بعض ملکوں میں چند گھرانوں میں تمام ترقیات محدود ہو گئی ہیں، تین ہیں۔

(1) جائیداد کا تقسیم نہ ہونا بلکہ صرف بڑے لڑکے کے قبضہ میں رہنا اور مال کے متعلق باپ کو اختیار ہونا کہ جس قدر چاہے جس کو چاہے دے دے۔

(2) سود کی اجازت جس کی وجہ سے ایک ہی شخص یا چند افراد بغیر محنت کے جس قدر چاہیں اپنے کام کو وسعت دے سکتے ہیں۔

(3) منافع کی زیادتی۔

ان تین نقائص کی وجہ سے بہت سے ممالک میں لوگوں کے لیے ترقیات کے راستے بالکل محدود ہو گئے ہیں۔ جائیدادیں چند لوگوں کے قبضہ میں ہیں اور اس وجہ سے غرباء کو جائیدادیں پیدا کرنے کا موقع نہیں۔ سود کی وجہ سے جو لوگ پہلے ہی اپنی ساکھ بٹھا چکے ہیں وہ جس قدر چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں۔ چھوٹے سرمایہ دار کو ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ منافع کی زیادتی کی وجہ سے دولت ایک آبشار کی طرح چند لوگوں کے گھروں میں جمع ہو رہی ہے......

دوسری روک غرباء کے راستہ میں سود ہے، سود کے ذریعہ سے وہ تاجر جو پہلے سے ساکھ بٹھا چکے ہیں جس قدر روپیہ کی ان کو ضرورت ہو آسانی سے بینکوں سے لے سکتے ہیں۔ اگر ان کو اس طرح روپیہ نہ مل سکتا تو وہ یا تو دوسرے لوگوں کو اپنی تجارت میں شامل کرنے پر مجبور ہوتے یا اپنی تجارت کو اس پیمانہ پر نہ بڑھا سکتے کہ بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے روک بن سکیں اور ٹرسٹس اور ایسوسی ایشنز قائم کر کے دوسرے لوگوں کے لیے ترقی کا دروازہ بالکل روک دیں۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ مال ملک میں مناسب تناسب سے تقسیم رہتا اور خاص خاص لوگوں کے پاس حد سے زیادہ مال جمع نہ ہو سکتا۔ جو ملک کی اخلاقی ترقی کے لیے مہلک اور غرباء اور درمیانی طبقہ کے لوگوں کے لیے تباہی کا موجب ہوتا ہے۔

تیسری صورت جو نفع کی زیادتی کی تھی اس کا...... نے ایک تو اس ٹیکس کے ذریعہ سے انتظام کیا ہے جو غرباء کی خاطر امراء سے لیا جاتا ہے۔ اس ٹیکس کے ذریعہ سے اتنی رقم امراء سے لے لی جاتی ہے کہ ان کے پاس اس قدر روپیہ اکٹھا ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے زور سے ملک کا سارا روپیہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ جس قدر روپیہ ان کے پاس ہو گا اس میں سے ہر سال ان کو غریبوں کا ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔ دوسرے شریعت نے یہ انتظام کیا ہے کہ غرباء میں سے ہوشیار اور ترقی کرنے والے لوگوں کو اس ٹیکس میں سے اس قدر سرمایہ دیا جائے کہ وہ اپنا کام چلا سکیں۔ اس ذریعہ سے نئے نئے لوگوں کو ترقی کرنے کا موقع ملے گا اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں رہے گا۔

تیسرے (دین حق) نے ان ترکیبوں سے منع کر دیا ہے جن کے ذریعہ سے لوگ ناجائز طور پر زیادہ نفع حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ (دین حق) اس امر کو گناہ قرار دیتا ہے کہ کوئی شخص تجارتی مال کو اس لیے روک رکھے کہ تا اس کی قیمت بڑھ جائے اور وہ زیادہ قیمت پر فروخت ہو۔ پس اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹرسٹس کی قسم کے تمام ذرائع جن سے نفع کو زیادہ کیا جاتا ہے (دینی) تعلیم کے مطابق ناجائز ہوں گے اور حکومت ان کی اجازت نہ دے گی۔

اب ایک سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اگر سود بند کیا جائے گا تو تمام تجارتیں تباہ ہو جائیں گی مگر یہ امر درست نہیں۔ ممانعت سود سے کبھی تجارتیں تباہ نہ ہوں گی۔ اب بھی سود کی وجہ سے تجارتیں نہیں چل رہیں بلکہ اس وجہ سے سود کا تعلق تجارت سے ہے کہ مغربی ممالک نے اس طریق کو نشوونما دیا ہے۔ اگر وہ اپنی تجارتوں کی بنیاد شروع سے سود پر نہ رکھتے تو نہ آج یہ بے امنی کی صورت نظر آتی اور نہ تجارتوں سے سود کا کوئی تعلق ہوتا۔ آج سے چند سو سال پہلے مسلمانوں نے ساری دنیا سے تجارت کی ہے اور اپنے زمانہ کے لحاظ سے کامیاب تجارت کی ہے مگر وہ سود بالکل نہیں لیتے تھے۔ وہ بوجہ سود نہ لینے کے ادنیٰ ادنیٰ غرباء سے روپیہ شراکت کے طور پر لیتے تھے اور ملک کے اکثر حصہ کو ان تجارتوں سے فائدہ پہنچتا تھا۔

پس سود کی وجہ سے تجارتیں نہیں چل رہیں بلکہ سود پر چونکہ ان کی بنیاد رکھی گئی ہے اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سود پر چل رہی ہیں۔ بے شک شروع میں دقتیں ہوں گی لیکن جس طرح سود پر بنیاد رکھی گئی ہے اسی طرح اس عمارت کو آہستگی سے ہٹایا بھی جا سکتا ہے۔

سود اس زمانہ کی وہ جونک ہے جو انسانیت کا خون چوس رہی ہے۔ غرباء اور درمیانی درجہ کے لوگ بلکہ امراء بھی اس ظلم کا شکار ہو رہے ہیں مگر بہت سے لوگ اس چیتے کی طرح جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی زبان پتھر پر رگڑ رگڑ کر کھا گیا تھا ایک جھوٹی لذت محسوس کر رہے ہیں۔ جس کے سبب سے وہ اس کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے اور اگر چھوڑنا چاہتے ہیں تو سوسائٹی کا بہاؤ ان کو الگ ہونے نہیں دیتا۔

اس کے دو خطرناک اثر ملکوں کے امن کے خلاف پڑ رہے ہیں۔ ایک اس کے ذریعہ سے دولت محدود ہاتھوں میں جمع ہو رہی ہے۔ دوسرے اس کی وجہ سے جنگیں آسان ہو گئی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ دنیا کا کوئی انسان بھی اس جنگ عظیم کی جو پچھلے دنوں ہوئی ہے جرأت کر سکتا تھا اگر سود کا دروازہ اس کے لیے کھلا نہ ہوتا؟ جس قدر روپیہ اس جنگ پر خرچ ہوا ہے مختلف ممالک اس روپے کے خرچ کرنے کے لیے کبھی تیار نہ ہوتے اگر اس کا بوجھ براہ راست ملک کی آبادی پر پڑ جاتا۔ اس قدر عرصہ تک جنگ محض سود کی وجہ سے جاری رہی ورنہ بہت سی سلطنتیں تھیں جو اس عرصہ سے بہت پیشتر جس میں پچھلی جنگ جاری رہی جنگ کو چھوڑ بیٹھتیں کیونکہ ان کے خزانے ختم ہو جاتے اور ان کے ملک میں بغاوت کی ایک عام لہر پیدا ہو جاتی۔ یہ سود ہی تھا جس کی وجہ سے اس وقت تک لوگوں کو بوجھ محسوس نہیں ہوا لیکن اب کمریں اس کے بوجھ کے نیچے جھکی جا رہی ہیں اور غالباً کئی نسلیں اس قرضہ کے اتارنے میں مشغول چلی جائیں گی۔ اگر سود نہ لیا جاتا تو جنگ کا نتیجہ وہی ہوتا جو اب ہوا ہے یعنی وہی اقوام جیت جاتیں جو اب جیتی ہیں۔ مگر فرانس اس قدر تباہ نہ ہوتا، جرمنی اس طرح برباد نہ ہوتا، آسٹریا اس طرح ہلاک نہ ہوتا، انگلستان پر یہ بار نہ پڑتا، اول تو جنگ چھیڑنے ہی کی حکومتوں کو جرأت نہ ہوتی اور اگر جنگ چھڑ بھی جاتی تو ایک سال کے اندر جوش مدھم ہو کر کبھی کی صلح ہو چکی ہوتی اور آج دنیا شاہراہ ترقی پر چل رہی ہوتی۔ حکومتیں آج کل آلات جنگ کے کم کرنے پر زور دے رہی ہیں۔ یہ بھی ایک اچھی بات ہے مگر آلات تو ارادے کے ساتھ فوراً ہی بن جاتے ہیں۔ جس چیز کے توڑنے کی ضرورت ہے وہ سود ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ سود جنگ کے پیدا کرنے کا موجب ہے اور آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں''۔

(احمدیت......انوار العلوم جلد 8 صفحہ 307 تا 310)

بقیہ صفحہ 5

اے بلال کی قوم آپ کی تکریم کا دن آ پہنچا ہے۔ آج سے کوئی آپ کو حقارت سے نہیں دیکھے گا۔ بحیثیت انسان آپ تمام انسانوں کے برابر ہیں''۔

پھر فرماتے ہیں:۔

''اگر آپ نے قرآن کی اس آسمانی تعلیم پر عمل کیا جو آپ کی عزت اور شرف اور آپ کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے بھیجی گئی ہے تو وہ دن قریب ہے کہ جو اب تک استاد سمجھے جا رہے تھے۔ آپ ان کے معلم بن جائیں گے''۔ (روزنامہ الفضل 17 مئی 1970ء)

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افریقہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات کی روشنی میں ہر لحاظ سے بہت ترقی کر لی ہے۔

ہماری بخاری

دکھاتی ہے راہِ ہدایت بخاری
سکھاتی ہے طرزِ عبادت بخاری
نبی کے جو شیدا ہیں دیکھیں اسے وہ
کہ بتلاتی ہے اصل سنت بخاری
جو سنت ہو اس کو تو کرتی ہے رائج
اٹھاتی ہے دنیا سے بدعت بخاری
صحابہ کا طرزِ عمل تو بتائے
جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت بخاری
میں واللہ باللہ یہ سچ کہہ رہا ہوں
کہ ہے بس کلام نبوت بخاری
تو میرے نبی پیارے کی پیاری باتیں
سنائے تو آتی ہے لذت بخاری
کلام الٰہی کے پڑھنے کے پیچھے
مجھے ہے تمہاری محبت بخاری
خدا جانتا ہے میں کس شوقِ دل سے
کروں روز تیری زیارت بخاری
کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا
نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت بخاری
خدا آپ ہو جائے گا اجر اس کا
اٹھائی جو تو نے مصیبت بخاری
جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہے
عجب تو نے پائی ہے جرأت بخاری
یہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا
ہو اللہ کی تجھ پہ رحمت بخاری
عقیدہ مرا پوچھتے ہو جو اکملؔ
تو ہے راہداریٔ جنت بخاری
وہ مہ ہے کبک میں وہ گل ہے میں بلبل
میں پروانہ شمع رسالت بخاری

قاضی ظہور الدین اکمل

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 101151 میں Ismail Oyeniyi

ولد Okewale قوم Yoruba پیشہ طالب علم عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 27-03-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/19000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismail Oyeniyi۔ گواہ شد نمبر 1 Abdur Rashed۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihuddeen

مسل نمبر 101152 میں

Alhaja Qudrat

زوجہ Luqman Shittu قوم Yoruba پیشہ ٹیچنگ عمر 37 سال بیعت 1991ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Alhaja Qudrat۔ گواہ شد نمبر 1 Abdur Rasheed۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101153 میں Fasilatu Abeni

زوجہ Semiu Azeez قوم ...... پیشہ تجارت عمر 50 سال بیعت 1980ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-05-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fasilatu Abeni۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Lateef۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101154 میں

Monsurah Titilope

بنت Adetuni قوم Yoruba پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 24-04-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Monsurah Titilope گواہ شد نمبر 1 Abdur Rasheed۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101155 میں

Atiatun-Noor Bola

زوجہ Adetunji قوم Yoruba پیشہ ٹیلرنگ عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-04-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Atiatun-Noor Bola۔ گواہ شد نمبر 1 A. Rasheed۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101156 میں Abdul Rahman

ولد Adetunji قوم Yoruba پیشہ ٹیلرنگ عمر 48 سال بیعت 1979ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-04-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Rahman۔ گواہ شد نمبر 1 Hafiz Muslihudeen۔ گواہ شد نمبر 2 Abdur Rasheed

مسل نمبر 101157 میں Bashirudeen

ولد Lamina قوم Yoruba پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-04-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Bashirudeen۔ گواہ شد نمبر 1 Abdur Rasheed۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101158 میں Khadijat

زوجہ Babalola قوم Yoruba پیشہ طالب علم عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 27-03-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/20000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Khadijat۔ گواہ شد نمبر 1 Abdus Sobur Omoyemi گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101159 میں Monsurat

زوجہ Oyetunji قوم Yoruba پیشہ تجارت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-04-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Monsurat گواہ شد نمبر 1 Abdus Sobur Omoyem۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101160 میں Afsat

زوجہ Musliu Falodl قوم Yoruba پیشہ تجارت عمر 42 سال بیعت 1989ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-04-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/100 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Afsat گواہ شد نمبر 1 Abdus Sobur Omoyem۔ گواہ شد نمبر 2 Hafiz Muslihudeen

مسل نمبر 101161 میں Isa Yusuf

ولد Bello قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 72 سال بیعت 1963ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-09-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Isa۔ گواہ شد نمبر 1 M.A. Tahir۔ گواہ شد نمبر 2 Hussain

مسل نمبر 101162 میں Abdul Ghaffar

ولد Abheer قوم ...... پیشہ بنکر عمر 26 سال بیعت 1998ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/43000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Ghaffar۔ گواہ شد نمبر 1 Hameed.D۔ گواہ شد نمبر 2 Munawar A Tahir

مسل نمبر 101163 میں

Musawir Ahmad Samar

ولد M.A. Tahir قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-07-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Musawir Ahmed Samar۔ گواہ شد نمبر 1 Munawar A Tahir۔ گواہ شد نمبر 2 Adftoye

مسل نمبر 101164 میں

Isiaka Durowaju

ولد Awesu قوم ...... پیشہ انجینئرنگ عمر 53 سال بیعت 1984ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Isiaka۔ گواہ شد نمبر 1 Hameed۔ گواہ شد نمبر 2 Munwar Ahmad Tahir

مسل نمبر 101165 میں Danial Ahmad

ولد Mohammad Ahmed قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری

وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Danial Ahmad ۔ گواہ شد نمبر1 Hussain ۔ گواہ شد نمبر2 Munawar Ahmad Tahir

مسل نمبر 101166 میں

Zikrullah Sanni

ولد Sheikh Ahmad Sanni قوم ...... پیشہ لیکچرار عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 09-01-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/167000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Zikrullah Sanni ۔ گواہ شد نمبر1 Abdul Hadi ۔ گواہ شد نمبر2 Taofeeq

مسل نمبر 101167 میں

Amatul Mujeeb

بنت A.K. Nayyar قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Amatul Mujeeb ۔ گواہ شد نمبر1 Syed Shahid Ahmad ۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Khalique Nayyar

مسل نمبر 101168 میں

Maria Noor

بنت A.K. Nayyar قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Maria Noor ۔ گواہ شد نمبر1 Syed Shahid Ahmad ۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Khalique Nayyer

مسل نمبر 101169 میں

Wasilah Ayoola

زوجہ Shoboyede قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 1987ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/1500 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/39537 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Wasilah Ayoola ۔ گواہ شد نمبر1 Zakariyya ۔ گواہ شد نمبر2 Taoheed

مسل نمبر 101170 میں Soliu Akande

ولد Adeleye قوم ...... پیشہ ٹرانسپورٹر عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-02-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت ٹرانسپورٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Soliu Akande ۔ گواہ شد نمبر1 Abdurauf ۔ گواہ شد نمبر2 Taoheed

مسل نمبر 101171 میں Monsurat

زوجہ Sowemimo قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 29 سال بیعت 1998ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-05-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/6000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/4000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Monsurat ۔ گواہ شد نمبر1 Abdurauf ۔ گواہ شد نمبر2 Zakariyya

مسل نمبر 101172 میں

Ayiratu Omotola

زوجہ Obafunso قوم ...... پیشہ پنشنر عمر 67 سال بیعت 2002ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-03-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/20000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Ayiratu Omotola ۔ گواہ شد نمبر1 Zakariyya ۔ گواہ شد نمبر2 Abduraufu

مسل نمبر 101173 میں Yusuf

ولد Leramoh قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 74 سال بیعت 1962ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 2 پلاٹ واقع نائیجیریا اندازاً مالیتی -/150000 نائیجیرین کرنسی (2) ایک پلاٹ واقع نائیجیریا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Yusuf ۔ گواہ شد نمبر1 Nurudeen ۔ گواہ شد نمبر2 Ibrahim

مسل نمبر 101174 میں Bilqis

ولد Babajide قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت 1992ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/3200 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Bilqis ۔ گواہ شد نمبر1 Zakariyya ۔ گواہ شد نمبر2 Ambali

مسل نمبر 101175 میں Abdul Rafeeu

ولد Fasasi قوم ...... پیشہ ویلڈنگ عمر 50 سال بیعت 1977ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ایک بلڈنگ و ورکنگ ٹولز واقع نائیجیریا اندازاً مالیتی 1.5 million نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/36000 نائیجیرین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Rafeeu ۔ گواہ شد نمبر1 Suleman. S ۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Raheem

مسل نمبر 101176 میں Ishaq Mahmud

ولد Abd Karim Ekhar قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 27 سال بیعت 1982ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ishaq Mahmud ۔ گواہ شد نمبر1 Aminu S Suleman ۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Rafeeu

مسل نمبر 101177 میں Suleman

ولد Aminu قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 02-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Suleman ۔ گواہ شد نمبر1 Ishaq Mahmud ۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Rafeeu

مسل نمبر 101178 میں Rashda Badar

بنت Mohammad Ahmad قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-01-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Rashda Badar ۔ گواہ شد نمبر1 M.A. Shams ۔ گواہ شد نمبر2 Abdur Rauf

مسل نمبر 101179 میں Abdul Yekeen

ولد Oyinlola قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت 1988ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Yekeen ۔ گواہ شد نمبر1 N.A Butt ۔ گواہ شد نمبر2 I Siaka

مسل نمبر 101180 میں Jimoh Femi

ولد Mustapha قوم ...... پیشہ ٹیکنیشن عمر 60 سال بیعت 1970ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 02-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر

انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) بلڈنگ واقع نائیجیریا اندازاً مالیتی -/400000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jimoh Femi۔ گواہ شد نمبر1 Mulsihu Deen۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Rafeen

مسل نمبر 101181 میں Mansoora Shazia Butt

زوجہ Naseem Ahmad Butt قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 10 تولہ اندازاً مالیتی -/400000 نائیجیرین کرنسی (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Mansoora Shazia Butt گواہ شد نمبر1 Zikrullah۔ گواہ شد نمبر2 Naseem Ahmed Butt

مسل نمبر 101182 میں Rafiu Ajibode

ولد OGA قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 56 سال بیعت 1981ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Rafiu Ajibode۔ گواہ شد نمبر1 Shuaib۔ گواہ شد نمبر2 M. Qasim

مسل نمبر 101183 میں Qassim Taiwo

ولد Abu Bakar قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 54 سال بیعت 1980ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Qassim Taiwo۔ گواہ شد نمبر1 Shuaib۔ گواہ شد نمبر2 S.S. Ahmad

مسل نمبر 101184 میں Sulimmon

ولد Mustapha قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Sulaimon۔ گواہ شد نمبر1 Shuaib گواہ شد نمبر2 Zakariya

مسل نمبر 101185 میں Sulaiman

ولد Salaudeen قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت 1970ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-04-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Sulaiman۔ گواہ شد نمبر1 Abdul Ganiy گواہ شد نمبر2 Taofeeq A

مسل نمبر 101186 میں Aminat

زوجہ Ibrahim قوم ...... پیشہ ٹیلرنگ عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/6000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/5600 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Aminat۔ گواہ شد نمبر1 Zakariyya۔ گواہ شد نمبر2 ALH Ambali

مسل نمبر 101187 میں Zainab

زوجہ Onoade قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت 1992ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/13000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Zainab گواہ شد نمبر1 Zakariyya۔ گواہ شد نمبر2 Alh Ambali

مسل نمبر 101188 میں Muniruddeen

ولد Raji قوم ...... پیشہ ویلڈر عمر 36 سال بیعت 1989ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4800 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muniruddeen۔ گواہ شد نمبر1 Zakariyya۔ گواہ شد نمبر2 Ambali

مسل نمبر 101189 میں Ridwan

ولد Kokumo قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت 2003ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/17000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ridwan۔ گواہ شد نمبر1 Nurdeen۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Waheed

مسل نمبر 101190 میں Abdur Rasheed

ولد Fasasi قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdur Rasheed۔ گواہ شد نمبر1 Nurudeen گواہ شد نمبر2 Abdu Raufu

مسل نمبر 101191 میں Ruqayyat

زوجہ Dhunoorain قوم ...... پیشہ نرسنگ عمر 29 سال بیعت 1998ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Ruqayyat۔ گواہ شد نمبر1 S.S Ahmad۔ گواہ شد نمبر2 Dhunoorain

مسل نمبر 101192 میں Saheed

ولد Salaudeen قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saheed۔ گواہ شد نمبر1 Salaudeen گواہ شد نمبر2 Okunlenu

مسل نمبر 101193 میں Ridwan

ولد Arowora قوم ...... پیشہ ڈرائیور عمر 54 سال بیعت 1974ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/45000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ridwan۔ گواہ شد نمبر1 S.S. Ahmad۔ گواہ شد نمبر2 Zakariyya

مسل نمبر 101194 میں Jemilat

زوجہ Bankole قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 30 سال بیعت 2002ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-07-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Jemilat۔ گواہ شد نمبر1 Abdul Majeed۔ گواہ شد نمبر2 M.Jamiu

مسل نمبر 101195 میں Fatima

زوجہ Ghazal قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 1986ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-05-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/20000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/28398 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Fatima گواہ

شدنمبر Muallim.A. Hafiz 1۔گواہ شدنمبر 2 Dhunoorain

مسل نمبر 101196 میں Toyyib

ولد Abdul Yaqeen قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 07-12-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/22500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Toyyib۔گواہ شد نمبر 1 Muhammad Saeed۔گواہ شدنمبر 2 Muhammad Qasim

مسل نمبر 101197 میں

Bro Kamaldeen Olababatunde

ولد Late R. Babatunde قوم Yoruba پیشہ آرکیٹیکٹ عمر 59 سال بیعت 1980ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-01-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Kamaldeen Olatunde۔گواہ شد نمبر 1 Yaya Olayivola۔گواہ شدنمبر 2 Muili Olalekan

مسل نمبر 101198 میں

Sheu Tijani

ولد Akomolafe قوم ...... پیشہ بیکر عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-04-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد Sheutijani۔گواہ شدنمبر 1 Muh. Saeed گواہ شدنمبر 2 Tajudeen

مسل نمبر 101199 میں

Ewuoso Bayoon

ولد Ewuosolsa قوم ...... پیشہ فوٹو جرنلسٹ عمر 51 سال بیعت 1975ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ایک منزلہ عمارت واقع نائیجیریا مالیتی -/6000000 نائیجیرین کرنسی ۔اس وقت مجھے مبلغ -/55000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Ewuoso Isa۔گواہ شدنمبر 1 Jimon گواہ شدنمبر 2 Zakariya

مسل نمبر 101200 میں Abdur Rasaq

ولد Ranjo قوم Yoruba پیشہ ریٹائرڈ عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 100x50 فٹ واقع نائیجیریا مالیتی -/100000 نائیجیرین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdur Rasaq۔گواہ شدنمبر 1 Abdul Hakeem گواہ شدنمبر 2 Zakariyya

مسل نمبر 101201 میں

Shamsideen.O

ولد Lawal قوم ...... پیشہ نائیجیریا عمر 59 سال بیعت 1972ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-07-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/60000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Shamsideen.O۔گواہ شدنمبر 1 Abdul Hakeem۔گواہ شدنمبر 2 Muallim A. Hafiz

مسل نمبر 101202 میں

Mufalilu

ولد Bankole قوم ...... پیشہ انجینئرنگ عمر 53 سال بیعت 1981ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mufalilu۔گواہ شدنمبر 1 Zakariyya۔گواہ شدنمبر 2 Abdul Hadi

مسل نمبر 101203 میں

Abdur Rahman

ولد Abdullah قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ایک کار مالیتی اندازاً -/350000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Abdur Rahman۔گواہ شد نمبر 1 Zakariyya۔گواہ شد نمبر 2 Abdul Hakeem

مسل نمبر 101204 میں Yehya Yacob

ولد Mohammed Hanniff Yacoob قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹرینیڈاڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-05-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین برقبہ 5 (Lots) واقع ٹرینیڈاڈ اندازاً مالیتی -/150000$۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000$ ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد Yehya Yacob۔گواہ شد نمبر 1 Rasheed۔گواہ شدنمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 101205 میں Omotosho

ولد Sadiq قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت 1981ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-05-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/31000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Omotosho۔گواہ شدنمبر 1 Muallim A Hafiz گواہ شدنمبر 2 Abdul Hakeem

مسل نمبر 101206 میں

Halima Mubarak

زوجہ Mubarak Yakubu قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/100 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/190 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Halima Mubarak۔گواہ شد نمبر 1 Zakariyya۔گواہ شدنمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 101207 میں

Suleman Apenteng

ولد Ibrahim Kwaku Duah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 07-04-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دو کمپاؤنڈ ہاؤسز واقع گھانا اندازاً مالیتی -/246000000 غانین کرنسی (2) دوکار اندازاً مالیتی -/65000000 غانین کرنسی (3) ایک بلڈنگ پلاٹ اندازاً مالیتی -/16000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000000 غانین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد Suleman Apenteng۔گواہ شد نمبر 1 Nuhu Usman۔گواہ شدنمبر 2 Muhammad Apenteng

مسل نمبر 101208 میں Yusif Appiah

ولد Saeed Appiah(Late) قوم ...... پیشہ ڈرائیور عمر 43 سال بیعت 1986ء ساکن گھانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-02-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) ایک بلڈنگ پلاٹ واقع گھانا اندازاً مالیتی -/50000 غانین کرنسی (2) کار ٹیکسی اندازاً مالیتی -/230000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 غانین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Yusif Appiah۔گواہ شد نمبر 1 Alhaji Jibrael۔گواہ شدنمبر 2 Jibrael Appiah

مسل نمبر 101209 میں

Haleema Yusuf

زوجہ Yusuf Appiah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-02-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/50000.00 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ Haleema Yusuf۔گواہ شد نمبر 1 Jibrael Appaih۔گواہ شدنمبر 2 Yusuf Appiah

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ عالیہ رفعت صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ قدرت اللہ سہیل صاحب آف ذوالقرنین ہاؤس مصری شاہ حلقہ دہلی گیٹ کو 25 جنوری 2010ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام نبیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ رحمت علی صاحب آف لاہور کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو خادم دین، اپنے وقف کو نبھانے والا اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز کامیاب زندگی نصیب ہو۔ آمین

ولادت

۞ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم ثناء اللہ صاحب کارکن بہشتی مقبرہ اور مکرمہ رفیقہ ثناء صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم ڈرائیور خدام الاحمدیہ کو مورخہ 3 جنوری 2010ء کو بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولوہ کا نام ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ثمرہ ثناء عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ پرائیویٹ طلبہ

(ایم اے/ایم ایس سی)

۞ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایم اے/ایم ایس سی کے امتحان کے شیڈیول کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ایم اے/ایم ایس سی پارٹ ون

سنگل فیس کے ساتھ فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ بذریعہ ڈاک 3 مارچ اور خود جمع کروانے کی صورت میں 11 مارچ 2010ء ہے۔ جبکہ ڈبل فیس کے ساتھ بذریعہ ڈاک 18 مارچ اور خود جمع کروانے کی صورت میں 26 مارچ ہے۔ امتحان کا آغاز 8 جون 2010ء کو ہوگا۔

☆ایم اے/ایم ایس سی پارٹ ٹو

سنگل فیس کے ساتھ فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ بذریعہ ڈاک 6/اپریل 2010ء ہے اور خود جمع کروانے کی صورت میں 14/اپریل ہے جبکہ ڈبل فیس کے ساتھ بذریعہ ڈاک 20/اپریل اور خود جمع کروانے کی صورت میں 29/اپریل 2010ء ہے جبکہ امتحان کا آغاز 8 جولائی 2010ء ہے۔ فیس -/2550 روپے ہے۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

۞ مکرم مرزا رحمٰن بیگ صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ ولد مکرم مرزا غالب بیگ صاحب درویش قادیان کی 2 فروری 2010ء کو اینجیوگرافی متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرمہ روبینہ خلیل صاحبہ نیلم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم میاں خلیل احمد صاحب سنوری نیلم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ ان کی اینجیو گرافی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے بغیر سہارے کے بستر سے اٹھ بھی نہیں سکتے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم سلیم احمد خان صاحب سیکرٹری جائیداد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ڈاکٹر کیپٹن یحیٰ مسعود صاحب کے والد محترم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب سابق سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ از صفحہ 1

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ "ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ فروری 2010ء" کے ہمراہ ضرور ارسال کریں۔ نئے ماہانہ رپورٹ فارم پر ہفتہ قرآن کی رپورٹ کے کالمز میں اس کی رپورٹ بھیجی جائے۔

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

تقریب رخصتانہ

۞ مکرم میجر (ر) میاں عبدالباسط صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم طارق ناصر زفر صاحب ابن مکرم ملک خالد احمد زفر کھوکھر صاحب مورخہ 23 جنوری 2010ء کو آرمی ویلفیئر میس بلیولیگون راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے دعا کرائی۔ اگلے روز ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔ اس نکاح کا اعلان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء کے موقع پر فرمایا تھا۔ دلہن مکرم میاں عبدالقیوم صاحب آف کوئٹہ اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی نسل سے جبکہ دلہا مکرم ملک عمر علی کھوکھر صاحب مرحوم آف ملتان اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی جماعت احمدیہ اور جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

کامیابی

۞ مکرم پروفیسر میاں منور احمد صاحب سیکرٹری وقف نو جھنگ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ قرۃ العین نے چناب کالج جھنگ سے کیمبرج یونیورسٹی او لیول کے امتحان میں سات A اور ایک B کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی عزیزہ کیلئے برکتوں کا باعث ہو اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

اعزازات

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

۞ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے گورنمنٹ آف پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے چیف منسٹر مقابلہ جات میں کھیل کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔

عائشہ صدیقہ (انٹر کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول میں 100 میٹر ریس میں اول، فرح ناز (انٹر کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول میں 200 میٹر ریس میں اول، صباۃ النور (انٹر کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول میں 400 میٹر ریس میں اول، سمیعہ بٹ (انٹر کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول میں 1500 میٹر ریس میں اول، صباۃ النور، سمیعہ بٹ، سلمیٰ بی بی، عائشہ (انٹر کلاس) نے ریلے ریس میں اول، صباۃ النور (انٹر کلاس) نے شاٹ پٹ میں دوئم اور منصورہ علوی (انٹر کلاس) نے لانگ جمپ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اعزازات یہ کالج کیلئے بابرکت ہوں اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنیں۔

۞ اسی طرح گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے گورنمنٹ آف پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے چیف منسٹر علمی و ادبی مقابلہ جات میں بھرپور شرکت کی اور ڈسٹرکٹ اور ڈویژن لیول پر بھی نمایاں کامیابی حاصل کی۔

حافظہ ماریہ ظفر (ڈگری کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول پر اردو مباحثہ میں دوئم نداء آصف (ڈگری کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول پر انگریزی مباحثہ میں دوئم، سامعہ سہیل (ڈگری کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول پر انگریزی مقابلہ مضمون نویسی میں اول، راشدہ ارشد (ڈگری کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول پر اردو مقابلہ میں مضمون نویسی میں دوئم، نورالعین (انٹر کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول پر انگریزی مباحثہ میں دوئم، نورین امتیاز (انٹر کلاس) نے ڈسٹرکٹ لیول پر اردو مباحثہ میں دوئم، حافظہ ماریہ ظفر (ڈگری کلاس) نے ڈویژن لیول پر اردو مباحثہ میں دوئم، نداء آصف (ڈگری کلاس) نے ڈویژن لیول پر انگریزی مباحثہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ چیف منسٹر کی طرف سے طالبات کو یہ تمام انعامات نقد دیئے گئے اور ان کی مجموعی رقم ایک لاکھ چونسٹھ ہزار روپے ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ یہ اعزاز کالج کیلئے بابرکت ہو اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ ترکہ مکرم منور احمد ندیم صاحب)

۞ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم منور احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 32/16 دارالرحمت ربوہ برقبہ 1 کنال میں سے 5 مرلے بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ حصہ مرحوم کے بیٹوں مکرم مدثر احمد صاحب اور مکرم مدبر احمد صاحب کے نام بحصہ برابر منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم بشیر احمد صاحب (والد)
2۔ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیوہ)
3۔ مکرم مدثر احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مدبر احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ عصمت نورین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کوئی احمدی گھر ایسا نہ ہو جہاں تلاوت قرآن کریم نہ ہوتی ہو۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔ جنوری

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:42

ہر سٹوڈنٹ کیلئے 1000 روپے تک ماہانہ انعام

ٹیوشن : انگلش

رابطہ نمبر: 0334-6372030

مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام

کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون 047-6211412 03336716317

تریاق مثانہ کثرت پیشاب کی مفید دوا
چھوٹی -/250 بڑی -/500 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

HOUSE OF HEALTH

Dr. Waqar's

WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE

جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیو پیتھک کلینک جہاں
پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔

بیرون ملک مقیم خواتین وحضرات کے لئے
مفت مشورہ اور ادویات
کی ترسیل بذریعہ DHL
تفصیلات کے لئے رابطہ کریں

جعلی اور ملاوٹ بھری ادویات
والی ہومیو پیتھک کلینک سے بہتر
ہے کہ ہومیو پیتھک علاج نہ کروائیں

جاپانی ماہرین کی زیرنگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیرنگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار

ہیپاٹائیٹس B اور C کا شرطیہ علاج

دمہ کا انشاءاللہ مکمل خاتمہ

موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم

خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیرنگرانی

جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج

ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔

7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com

IMMIGRATION
(Australia, Canada & Denmark)
STUDENT VISA
Australia, Sweden, Norway, Finland & Germany
VISIT & FAMILY VISA
Europe, U.K, Australia, Canada & USA
Evershine International
Masroor Plaza, Aqsa Chowk Rabwah
6211041, 03339794717
03334403795

Digital Technology

UNIVERSAL
Voltage Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioner
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES
®T.M REGD No. 77396 113314 ©DESIGN REGD No.6439, 6313, 6686
©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. MOB: 0333-4362531